10

قومی ترقی کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اپنے اندر طاقت پیدا کی جائے اور اپنے جسموں کو مضبوط بنایا جائے

(فرمودہ14 مارچ1947ءناصرآباد سندھ)

تشہّد ،تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قومی ترقی کے لئے جہاں اور بہت سے امور ضروری ہیں۔ وہاں اُس کی تجارت کا مضبوط ہونا بھی ایک اہم اور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ ہندو تو جب بھی کوئی چیز خریدتا ہے تو وہ ہندو سے خریدتا ہے لیکن ایک مسلمان کو اگر ایک آنے کی چیز کسی ہندو سے تین پیسے میں بھی مل جائے تو وہ فوراً خریدنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ایک مسلمان کے دل میں قومی ترقی کا وہ احساس نہیں جو ایک ہندو کے دل میں پایا جاتا ہے۔ ہندو اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ میرا روپیہ ہندو کے پاس جانا چاہیئے لیکن مسلمان کو اس بات کا خیال تک نہیں آتا کہ میرا پیسہ بھی میری قوم کے آدمیوں کے پاس جانا چاہیئے ۔ اور تو اور مَیں نے قادیان کے لوگوں کو بھی دیکھا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں حتیٰ کہ سبزی تک بٹالہ سے خریدنے کے لئے چلے جاتے ہیں۔ لیکن اپنے احمدی دکانداروں سے نہیں خریدتے ۔ یہی حال میں ناصرآباد میں دیکھ رہا ہوں کہ احمدی دکاندار کو چھوڑ کر کُنری سے لوگ چھوٹی چھوٹی چیزیں خرید لاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ وہ اپنا روپیہ بچا نہیں رہے بلکہ دوسروں کو اس قابل بنا رہے ہیں کہ وہ باقی روپیہ بھی

اُن کے ہاتھوں سے چھین لیں۔ دو پیسے کی مہنگائی تو ان کی آنکھوں میں کھٹکتی ہے لیکن اتنی بڑی مہنگائی جو کہ قوم کے مال کو تباہ کرنے کا موجب بنتی ہے ان کو نظر نہیں آتی۔ ہندو اپنے روپیہ کو اپنی قوم میں ہی چکر دیتا رہتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمان اپنا روپیہ دوسری قوم کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ ہندو یہ سمجھتا ہے کہ اگر میرا روپیہ میری قوم کے پاس جائے گا تو وہ بھی میرے کام آئے گا لیکن مسلمان خود جا کر ہندو کو دے آتا ہے کہ یہ لے کر اس سے میرے خلاف تیاری کرو۔ حالانکہ مسلمانوں کے پاس پہلے ہی بہت کم روپیہ ہے۔

اسی طرح قومی ترقی کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اپنے اندر طاقت پیدا کی جائے اور اپنے جسموں کو مضبوط بنایا جائے۔ مثل مشہور ہے کہ کسی جگہ معمولی سی بات پر دو آدمیوں میں جھگڑا پیدا ہوا جس سے زیادہ بدمزگی پیدا ہوگئی۔ ایک طرف ایک ہی آدمی تھا اور دوسری طرف دو باپ بیٹا تھے۔ انہوں نے جب اس اکیلے کو پکڑ کر مارنا شروع کیا تو اس کی چیخ نکل گئی۔ جب اس کی چیخ نکلی تو بیٹے نے باپ سے کہا۔ ابا جان یہ تو وہی بَلا معلوم ہوتی ہے جو ہمارے جانوروں کو کھا جاتی تھی۔ وہ بھی اسی قسم کی چیخ مارتی تھی۔ اس پر انہوں نے اسے اور بھی مارنا شروع کیا۔ آخر جب اس کی حالت خراب ہونے لگی۔ تو انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ پاس ہی کوئی کشمیری بھی بیٹھا ہوا تھا۔ جب انہوں نے اس کو چھوڑا تو کشمیری اس مار کھانے والے سے کہنے لگا چپ کر چُپ کر تُوں تے چُپ کر کے مار کھالئی۔ خدا دی قسم جے میں ہندی تے تُھک کے منہ بھر دیندی۔ (کشمیری اردو یا پنجابی صحیح نہیں بول سکتے۔ اس لئے وہ اکثر اپنے لئے مونث کا صیغہ ہی استعمال کرتے ہیں۔) یعنی تم نے تو خاموشی سے مار کھالی لیکن اگر مجھے مارتے تو میں تُھوک تُھوک کر ان کا منہ بھر دیتا۔ اگر کسی شخص میں جسمانی لحاظ سے طاقت نہ ہو اور وہ دشمن کے مقابلہ میں کمزور ہو تو وہ بھی مونہہ پر تھوکنے کے سوا اَور کیا کرسکتا ہے۔ حالانکہ مومن کو ایسا ہوشیار ہونا چاہیئے کہ دشمن جب بھی اس کی طرف دیکھے تو اُسے بھاگتا ہوا پائے۔ جسم کی مضبوطی کے لئے سب سے ضروری چیز ورزش ہے۔ ورزش سے جسم میں چُستی پیدا ہوتی ہے اور انسان زیادہ پُھرتی کے ساتھ بھاگ دوڑ کا کام کرسکتا ہے۔ اس طرح تیر اندازی اور غلیل کے ساتھ نشانہ بازی کی بھی مشق کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص غلیل کے نشانے کی مشق رکھتا ہے وہ بندوق آسانی کے ساتھ چلا سکتا ہے۔ اسی طرح

ڈنڈ پیلنا، چھلانگ لگانا اور نیزہ بازی کی مشق کرتے رہنا بھی بڑی مفید چیز ہے۔ اس سے جسم میں چُستی اور بہادری کی روح پیدا ہوتی ہے۔ صبح کے وقت دوڑ لگانا اور بیٹھکیں نکالنا بھی مفید چیز ہے۔ اسی طرح گھوڑے کی سواری کا جاننا بہت ضروری ہے۔ قادیان میں تو صرف دو تین گھوڑے ہیں۔ اس لئے وہاں گھوڑے کی سواری سیکھنے کے مواقع بہت کم میسر آتے ہیں لیکن یہاں تو کثرت کے ساتھ گھوڑے ہیں۔ اس لئے گھوڑے کی سواری بہت آسانی کے ساتھ سیکھی جاسکتی ہے۔ مگر سواری سیکھنے والے کو کم از کم اتنی مشق ضرور ہونی چاہیئے کہ وہ بغیر کاٹھی یا بغیر لگام کے گھوڑے سے کام لے سکے۔ جبکہ سپاہیوں کو سکھایا جاتا ہے۔ سپاہی اتنی مشق کرتے ہیں کہ گھوڑے ان کے اشاروں کو سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور درحقیقت سواری یہی ہے کہ انسان دن بھر گھوڑے پر سفر کرتا رہے اور تھکے نہیں اور بغیر لگام اور بغیر زین کے گھوڑے پر سواری کر لے۔ اس سے چھلانگیں وغیرہ لگوائے اُسے دوڑائے اور ہر حالت میں اُسے گھوڑے پر پوری طرح قابو حاصل ہو۔ جس ملک سے ہم آئے ہیں وہاں گھوڑے کی سواری کو بہت ضروری سمجھا جاتا ہے بلکہ وہاں اب بھی یہ دستور ہے کہ جب بچہ پانچ چھ سال کا ہو جاتا ہے تو اُسے گھوڑی پر بٹھا کر گھر سے نکال دیتے ہیں۔ دو تین سال تک وہ جنگلوں میں گھوڑی پر پھرتا پھراتا رہتا ہے اور بھوک پر جنگل کے پھل کھا لیتا ہے۔ اِس طرح اسے سواری کی اتنی مشق ہو جاتی ہے کہ وہ سواری سے تھکتا نہیں۔ اور جس طرح ہم کو پیدل چلنا آسان معلوم ہوتا ہے اس طرح وہ گھوڑے کی سواری کو آسان سمجھتا ہے۔ ایسا سوار لڑائی کے موقع پر بعض دفعہ سو (100) سو (100) آدمی کے حملہ کو روک دیتا ہے کیونکہ وہ ایسے طور پر گھوڑے کو کُداتا ہے کہ گھوڑا اُچھل کر ان پر حملہ کرتا ہے اور دو چار کو زخمی کر دیتا ہے اور باقی بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارے آدمیوں کو بھی اس قسم کا سوار بننا چاہیئے اور اپنے اندر بہادری پیدا کرنی چاہیئے۔ جو شخص دشمن کے حملہ کے وقت اپنے آپ کو مجبور اور لاچار پاتے ہوئے مار کھا لیتا ہے وہ بہادر نہیں بلکہ بے غیرت ہوتا ہے۔ بہادر وہ ہے جو کہ طاقت رکھنے کے باوجود مار کھائے۔ ایک بزدل اور بے بس آدمی اگر مار کھا لیتا ہے تو وہ بے غیرت کہلاتا ہے۔ لیکن ایک طاقتور اور پوری تیاری والا انسان اگر مار کھا لیتا ہے تو وہ بہادر کہلاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے دشمن سے مار کھائی۔ اور ہمارے ملک کے جولاہے بھی

زمینداروں سے مار کھا لیتے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی حالت میں مار کھائی جبکہ آپ کے پیچھے ایک کافی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو کہ آپ کے پسینہ کی جگہ خون بہانے کے لئے تیار تھے۔ اس لئے آپ کا مار کھانا بہادری کی دلیل تھا۔ لیکن جولاہا جب مار کھاتا ہے تو وہ بے بس ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بے غیرت کہلاتا ہے۔ پس تمہیں اپنے اندر بہادری کی روح پیدا کرنی چاہیئے۔ مگر یہ بات بھی ہمیشہ مدنظر رکھو کہ مومن کبھی کسی پر حملہ نہیں کرتا۔ اس کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ خود بھی امن میں رہے اور دوسروں کو بھی امن دے۔ اور یہی ہماری جماعت کے قیام کی غرض ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ تم لوگوں کو تبلیغ کرو اور احمدیت کے قلعہ میں ان کو داخل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ سب سے بڑی تنظیم اور سب سے بڑی حفاظت احمدیت میں ہے۔ جب تک لوگ ایک ہاتھ پر جمع نہیں ہوتے کامیابی نہیں ہوسکتی۔ اور یہ ہاتھ بھی ایسا ہاتھ ہے جو اللہ تعالیٰ کا مقررہ کردہ ہے اب اسلام کا شیرازہ احمدیت کی مضبوط رسّی سے وابستہ ہے اور ہمارا فرض ہے کہ تبلیغ احمدیت پر زور دیں اور کوشش کریں کہ دنیا کا کوئی فرد ایسا نہ رہ جائے جسے ہم خدا اور اس کے رسول کا پیغام نہ پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے ساتھ ہو اور اسے صحیح رنگ میں اپنے فرائض کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔''

(غیر مطبوعہ مواد از خلافت لائبریری ربوہ)